راہِ طریقت

قادریہ غوثیہ محبوبیہ

سید محبوب الٰہی نور اللہ شاہ

قادری چشتی نقشبندی

یا اللہ ۞ یا محمد

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۞ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۞

اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ

○

راہِ طریقت

قادریہ غوثیہ محبوبیہ

از تالیف

عالم کامل و افضل طبیب دل طریق روحانی و اکمل صاحب

سید محبوب الٰہی

قادری چشتی نقشبندی نور اللہ شاہ دہلوی

ناشر

حکیم سید محمد شاہ صاحب قادری غوثیہ بالا

دیپالپور بستی عبداللہ ضلع اوکاڑہ

شیخ المشائخ خواجہ حافظ عبدالغنی قادری غوثیہ بالا

آستانہ عالیہ قادریہ غوثیہ بالا ۔ چک نمبر ۔ ضلع ساہیوال

سندِ قبولِ بیعت

[illegible] غلام مرتضیٰ ولد خورشید محمد

۲۲ - ر ب حمیداللہ والہ فیصل آباد

نے تیری طلب اور تیری اطاعت اور اپنی نجات اور اپنی ترقی روحانی کے لئے سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی کے راہِ طریقت فقراء قادریہ غوثیہ محبوبیہ بالا میں میرے ہاتھ پر بیعت کی اور میں نے تیرے مقبول بندوں کے دستور کے موافق قبول کیا۔

قریبی ترقی عطا فرما کر اس بیعت میں بیعتِ رضوان کی سی برکت دے۔ اور بیعت کرنیوالا اس سند کی تمام تعلیم و تلقین پر عمل کرے۔ آمین

یا اللہ تیرا بندہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَشْرَفِ الْمَخْلُوْقَاتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

سلسلۂ طریقت

یہ سلسلۂ طریقت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو تلقین فرمایا ہے اور اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا۔ آپ ہی کی شان میں فرمایا ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت امام حسنؓ و امام حسینؓ کو تعلیم فرمایا۔ جن سے سلسلۂ جاریہ امامیہ چلا آرہا ہے اور سلسلۂ طریقت کی تعلیم خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمائی۔ اور خواجہ حسن بصریؒ سے خواجہ حبیب عجمیؒ کو اور ان سے خواجہ سلطان داؤد طائیؒ کو۔ ان سے خواجہ معروف کرخیؒ کو۔ ان سے خواجہ ابوالحسن سری سقطیؒ کو۔ ان سے خواجہ ابوالقاسم جنید بغدادیؒ کو۔ ان سے خواجہ ابوبکر شبلیؒ کو۔ ان سے خواجہ واحد عزیز تمیمیؒ کو۔ ان سے خواجہ ابوالفرح بن یوسف طرطوسیؒ کو۔ اور ان سے خواجہ ابوالحسن علی ہنکاریؒ کو۔ ان سے خواجہ ابوسعید مبارک مخزومیؒ کو۔ ان سے حضرت سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو۔ ان سے خرقہ خلافت خواجہ نورالحق عین اللہ شاہ کو اور ان سے سلسلہ وار ایک دوسرے سے ہوتا ہوا خواجہ سید محمود علی عرف قلی محمد شاہ کو اور ان سے سید محبوب علی نوراللہ شاہ کو تلقین ہوتا ہوا چلا آیا ہے۔

ان سے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے فرمایا؛

"اے علیؓ ہمیشہ خلوت میں ذکرِ جلی اور تزکیۂ نفس کیا کر اس سے آسان اور افضل

راستہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کا اور کوئی نہیں ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا، حضور کس طرح کیا جائے؟

آپ نے فرمایا؛

خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ اَلْاِنْسَانُ بُنْيَانُ الرَّبِّ وَالْاِنْسَانُ سِرِّيْ وَصِفَتِيْ۔

ترجمہ: انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی صورت میں پیدا کیا ہے اور انسان ہی میں تمام اسرار و صفتیں موجود ہیں۔ انسان سے خدا ملتا ہے۔

اور فرمایا؛

اِنَّ اَسْرَارَ الْاُلُوْهِيَّةِ مُقَيَّدٌ بِنَقْشِ الْمُرْشِدِ۔ یعنی تمام اسرار انسان میں موجود ہیں۔ پس تصور صورتاً و معناً ہر وقت مرشد کا تصور اس طرح کرے کہ میں نہیں ہوں۔ اپنے سر کو تمام صورت مثل مرشد تصور کرے۔ آنکھیں بند کر کے اسم ذات دل پر اس طرح لکھا ہوا نگاہِ باطن سے دیکھتا رہے اور زبان بند کر کے زبان تالو سے چپکا کر دم اندر باہر لے جاتے ہوئے زبانِ قلب سے اللہ اللہ یا ھو ذکر کرتا رہے کسی حال میں خاموش نہ بیٹھے یہاں تک کہ دل پر اللہ لکھا ہوا نظر آنے لگے دمِ ذاکر ہو جائے۔ اور جو قول و فعل اپنے سے سرزد ہو جائے بجانب مرشد تصور کرے اپنے شعور کی علیحدگی اختیار کرے۔ تاوقتیکہ وہی شعور یعنی اپنے کو بھول جائے اور رشتہ باقی رہ جائے اور پاس انفاس کرتا رہے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں درجہ عرفان حاصل ہو جائے گا۔ اس تصور کو اتنا بڑھائے کہ ہستی بے اسم حاصل ہو۔ اور شان ھوالاول ھوالآخر ھوالظاہر ھوالباطن ظاہر ہو کر درجہ فنافی الشیخ حاصل ہو۔ اور دل پر اسم ذات کندہ ہو جائے۔

حدیث؛ قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَرْشُ اللّٰهِ تَعَالٰى؛

یعنی مومن کا دل عرش خدا ہے۔"

آیت؛ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى؛

یعنی "خدا عرش پر مستوی ہے۔"

پس جب مومن کا دل عرش خدا ٹھہرا تو ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ بندہ کے دل پر مستوی ہے۔

در زمین و آسمان عرش نیز   من نگنجم این یقین دان اے عزیز
ترجمہ: زمین و آسمان میں میری سمائی نہیں   یہ بات یقین کرنے کے قابل ہے۔
در دل مومن بگنجم ای عجیب   گر مرا جوئی در آن دلہا طلب
ترجمہ: مومن کے دل میں سمایا ہوا ہوں   اگر میری تلاش ہے تو دلوں میں تلاش کر۔
استفادہ گر کنی زاں دل بجس   تا بیابی آں علوم من لدن
ترجمہ: اگر فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو دل سے حاصل کر تاکہ تو علمِ باطن سے فیضیاب ہو جائے۔
مخزنِ اسرار تا شد دل کلید   گنج مخفی ہست اندر دل پدید
ترجمہ: مخفی خزانوں کی کنجی دل ہے   پوشیدہ خزانے دل میں موجود ہیں
در حقیقت دل کہ شد جام جسم   بے نماند اندرو ہر بیش و کم
ترجمہ: دل حقیقت میں وہ جام جسم ہے   جس میں تمام چیزیں نظر آتی ہیں۔

تسبیح و مالا چھوڑ، چھوڑ حساب کر   رات دن پڑھو میاں دل کی کتاب کو
عرش رحمان ہے تیرا دل دیکھ لو قرآن میں   ڈھونڈنا زیبا نہیں جنگل کے ریگستان میں

مولانا جامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں؛

دل بود مرآت وجہ ذوالجلال   در دل صافی نماید حق تعالیٰ
ترجمہ: دل خدا کے دیدار کا آئینہ ہے   صاف دل میں خدا نظر آتا ہے

رُباعی

بشنو سخن من کہ کلامے بہ ازین نیست   در میکدہ بنشین کہ مقامے بہ ازین نیست

ترجمہ: میرا کلام سن کہ اس سے بہتر کوئی کلام نہیں، شراب خانہ میں بیٹھ کر اس سے بہتر مقام نہیں۔

در کنج دلے خوش یافت خدا را   مجموعہ دل کہ کتاب بہ ازین نیست

ترجمہ: کنج عزلت کتاب میں خدا مت تلاش کر۔ دل کا مطالعہ کر کہ اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں۔

کیوں شہر چھوڑ کر غار جنگل میں بیٹھا ہے۔
جس کو تو ڈھونڈتا ہے تیری بغل میں ہے

آنکھ کھول یار کا دیدار دیکھ لے   ہر ہر جگہ یار جلوہ دکھا رہا ہے

پس جب طالب تصور اسم ذات اور مرتبہ فنا فی الشیخ حاصل کرے تو پھر اس کے بعد اشغال آنحضرت میں قدم رکھے۔

شغل سلطان الاذکار

اس شغل کو "شغل آواز" "سلطان الاذکار" "شغل انہد" اور "ذوال دوار" بھی کہتے ہیں۔ اس شغل سلطان الاذکار میں ایک آواز بیحد ہے جو بلا واسطہ ہمیشہ ظاہر ہے اس کو تغیر و تبدل نہیں اگرچہ تمام عالم آواز مذکور الذکر سے معمور ہے مگر سوائے ابدال کے کوئی اس آواز سے مطلع نہیں ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

"حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم قبل از اعلان نبوت اور بعد از اعلان نبوت اس شغل سلطان الاذکار میں مشغول رہتے تھے۔"

ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل از اعلان نبوت قدرے طعام اپنے ہمراہ لیکر غار حرا

میں تشریف لیجایا کرتے تھے اور یہی شغل کیا کرتے تھے جس کی برکت سے صورت جبرائیل آنحضرت پر ظاہر ہوئی اور وحی نازل ہونے لگی۔

جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نزول وحی کی بابت کسی نے سوال کیا آپ نے فرمایا: مجھ کو کبھی ایک آواز مثل آواز جوش دیگ کے اور گاہے آواز مانند شہد کی مکھی کی اور کبھی فرشتہ بشکل انسان سامنے آکر مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے اور آجاتا کبھی ایک آواز مثل جرس یعنی گھڑیال کے سنتا ہوں۔ جیسا کہ حافظ شیرازی نے فرمایا ہے:

کس ندانست کہ منزل گہ معشوق کجا است
ایں قدر است کہ بانگ جرسی می آید

کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہوتے اور وحی نازل ہوتی تو اس قدر زور ہوتا کہ اونٹ بھی خم کھا کر زمین پر بیٹھ جاتا۔

حضرت غوث الثقلین سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھ سال غار حرا میں شغل سلطان الاذکار میں مشغول رہے اور میں اسی غار میں ۱۲ سال تک یہ شغل کرتا رہا ہوں جس سے میرا جسم روشن ہو کر فرش سے لیکر عرش تک تمام عالم گھیرے ہوئے اپنے میں دیکھا اور تمام جہان کے راز کھل گئے اور موجودات عالم میں تصرف کرنے لگا اور ہر قسم کی کشائش ظاہری و باطنی حاصل ہو گئی۔

واضح ہو کہ اس شغل کے لئے خلوت اور جلال و جمال پرہیز بہت ضروری ہے کیونکہ خلوت ہی ایک ایسی جگہ ہے جس سے خدا کے ملنے کا راستہ ملتا ہے۔

خلوت کی جگہ:

جنگل یا مکان تنہا جگہ جہاں کسی کا گذر نہ ہو اور نہ کسی کی آواز سنائی دیتی ہو چاروں طرف سے بند ہو۔ سوائے دروازہ کے روشنی کا کوئی راستہ نہ ہو۔ جب دروازہ بند کیا جائے تو بالکل اندھیرا قبر کی صورت ہو جائے۔ یہ ہے خلوت جس سے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا

واسطہ ملتا ہے۔ پانچ چیزیں ہر قسم بدبودار چیزیں پیاز، تھوم اور ذی روح کی ہر چیز اور ان کے انڈے تک بھی نہ کھائے۔ اور دن کو روزہ رکھے شام کو جو کی روٹی روغن زیتون سے افطار کرے اور رات بھی پیٹ بھر کر نہ کھائے۔ کم سویا کرے۔ بلکہ بیٹھے بیٹھے سویا کرے بلکہ بند کرکے قدرے سو کر نیند پوری کرے۔

رات یا دن کو رو بہ قبلہ زمین پر بطورِ ۳ بیٹھ کر دونوں ہاتھ کی کہنیاں کو دونوں رانوں کے سروں پر رکھ کر دونوں انگوٹھوں سے کانوں کے سوراخ بند کرکے شہادت کی دونوں انگلیاں دونوں آنکھوں پر رکھ کر اوپر سے نیچے کو جائے رکھے کہ اشغال کھڑ پڑ آگے اور دل قلب سے اللہ اللہ کہتا رہے اور خیال کرے کانوں میں ایک آواز مثل اوپر سے نیچے پانی گرنے یا مثل ریزش چادر کے معلوم ہوگی۔ پس طالب کو چاہیے کہ سب حواس گم کرکے عالم ملکوت سے دل کے سکون کے ساتھ ذکر و فکر کرتا رہے۔ یہاں تک کہ ایک لمحہ بھی اس آواز سے غافل نہ ہو۔ اپنے کل خیالات اسی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہ رفتہ رفتہ وہ آواز ایسی ہو جائے کہ ذاکر چاروں طرف سے کسی جگہ اور کسی وقت بھی اس آواز سے غافل نہ ہو بلکہ جس قدر حجرہ یا جنگل میں وہ آواز سنائی دیتی تھی اسی قدر بغیر انگلی رکھے بازار یا مجمع خلائق میں سنائی دے اور جب اس شغل کی آواز مخلوق کی ہر چھوٹی بڑی آواز پر غالب ہو جاتی ہے تو قلب سے جو حقیقت اسماء صفات کا آئینہ ہے سے رُوح، سِرّ، نفس اور حقل کو ایمان کے دو حصوں کی تجلیوں کا فیض پہنچنے لگتا ہے۔ اور نفس اپنی فطرت کے تقاضے سے ان تجلیوں سے گریز کرنا چاہتا ہے اور حواس جسمانی کو ایسے احکام دیتا ہے جن سے کثافت میں ترقی ہو اور قلب اور روح کے آئینہ میں تجلیات نہ چمک سکیں۔ لیکن جب انسان خلوت میں مجاہدہ اور اشغال قلبیہ کے ذریعہ سے دل کو ہر قسم کی برائیوں سے پاک و صاف رکھتا ہے تو نفس اطاعت الٰہی کا عادی ہو کر تمام خواہشات ختم کرکے بے تعلق ہو جاتا ہے تو پہلے نفس میں ایک کیفیت ملامت کی پیدا ہو جاتی ہے یعنی نفس خود اپنے آپ کو تجلیات کی عدم قبولیت پر لعنت

کرتا ہے۔ بلکہ حجابات کی ظلمانیت کے سبب اصلاح نہیں کر سکتا۔ اس کو نفس لوامہ کہتے ہیں۔ بلکہ جب خلوت میں یکسوئی اور دلجمعی سے اللہ اللہ کرتے ہوئے حجابات کی قوت نفس کو اور جلا دیتی ہے تو وہ ترقی کرکے بالکل صاف آئینہ بن جاتا ہے اور جو تجلی ذات کی روح میں نمایاں ہے وہ قلب میں درخشاں ہو کر تمام اعضاء و جان میں سرایت کر جاتی ہے اور کدورت ماسوائے پاک و صاف ہو کر ساتوں لطائف بیک وقت ماہتاب کے تاباں و روشن ہو کر تجلیاں مکمل طور سے چمکنے لگتی ہیں اور خواب یا بیداری میں شکل مانند نور۔ یا بجلی یا آئینہ یا سبز پرندہ جس کا چہرہ آدمی سا ہو کا نظر آتے ہیں اور گاہے گاہے مختلف صورتیں اور اولیاء عظام و زیارت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشرف ہوتا ہے اور کبھی تجلی آثار صفاتی و انوار الٰہی کا ظہور ہوتا ہے۔

ساتوں لطائف یہ ہیں!

۱۔ پہلا لطیفہ قلب ہے۔ یہ بائیں پستان کے نیچے دو انگل کے فاصلہ پر ہے۔
۲۔ دوسرا لطیفہ رُوح، یہ دائیں پستان کے نیچے دو انگل کے فاصلہ پر ہے۔
۳۔ تیسرا لطیفہ سِرّی، یہ بائیں پستان کے اوپر دو انگل کے فاصلہ پر ہے۔
۴۔ چوتھا لطیفہ خفی، یہ دائیں پستان کے اوپر دو انگل کے فاصلہ پر ہے۔
۵۔ پانچواں لطیفہ اخفیٰ ہے وہ سینہ کے درمیان ہے۔
۶۔ چھٹا لطیفہ نفس ہے۔ اس کا مقام دونوں ابروں کے درمیان ہے۔
۷۔ ساتواں لطیفہ قالبیہ ہے، یہ ایک نقطہ ام الدماغ میں ہے جو مثل آفتاب کی طرح روشن چمکتا ہے۔ اس کو صوفیاء لوگ دل دور مدور اور سلطان الاذکار انہد، شغل نوری۔ دسواں دوار کے علاوہ بھی مختلف ناموں سے یاد فرماتے ہیں۔

ان ساتوں لطائفوں کے چالیس حجابات ہیں اور یہ وہی حجابات ہیں جو بندہ اور اللہ کے درمیان حائل ہیں۔

یہ حجابات چار قسم سے اٹھتے ہیں۔ ہر ایک قسم سے دس دس حجابات رفع ہوتے ہیں۔ پہلے دس حجابات حیات کے نور سے اٹھتے ہیں اور دوسرے دس حجابات علم کے نور سے۔ تیسرے دس حجابات قدرت کے نور سے۔ چوتھے دس حجابات ارادہ کے نور سے اٹھتے ہیں۔

ان چالیس حجابوں کو دور کرنے کے لئے چالیس دن کی خلوت میں ریاضت مقرر کی گئی ہے کیونکہ ایک ایک دن کی ریاضت سے ایک ایک پردہ درجہ بدرجہ اٹھتا جاتا ہے۔

۱، پہلا پردہ خاک ۲، دوسرا پانی ۳، تیسرا ہوا ۴، چوتھا آگ ۵، پانچواں یبوست ۶، حرارت ۷، صفرا ۸، بلغم ۹، سودا ۱۰، خون ۱۱، جہل ۱۲، علم ۱۳، نظر ۱۴، حرص ۱۵، گناہ ۱۶، تکبر ۱۷، غصہ ۱۸، غفلت ۱۹، کثافت ۲۰، منافقت ۲۱، رعب ۲۲، شہرت ۲۳، دوئی ۲۴، خوف ۲۵، امید ۲۶، افعال ۲۷، اقوال ۲۸، قبض ۲۹، بسط ۳۰، کرامت ۳۱، نیند ۳۲، دن ۳۳، رات ۳۴، ناسوت ۳۵، ملکوت ۳۶، جبروت ۳۷، لاہوت ۳۸، ہاہوت ۳۹، خاتمہ ۴۰، حقیقت۔

یہ چالیس حجابات ہیں۔ جب سالک چالیس روز کی خلوت میں یکسوئی اور دلجمعی سے عبادت و مجاہدہ کر کے ساتوں لطائف کی سیر کر لیتا ہے تو چالیسوں حجابات اٹھ جاتے ہیں۔

دنیا کی ہر آواز اور اپنے جسم کے ہر بال بال سے شغل کی آواز میں اللہ اللہ سنائی دیتا ہے۔ پس طالب اس وقت شوق و ذوق سے ہر وقت ذکر و فکر کرتا ہے یہاں تک کہ حال غالب آجائے۔ تن من دھن کا خیال نہ رہے۔ اس حال میں جب ذاکر کی ہمت اور مضبوط ہوگی تو اس کے سامنے سے ایک دروازہ کھل جائے گا جس میں دنیائی فرشتے اور ارواح انبیاءؑ و صلحاءؒ اور دیگر عمدہ عمدہ صورتیں سامنے آئیں گی اور کل اشیاء آسمانوں اور زمینوں کے عجائبات قدرت حیوانات

نباتات، جمادات وغیرہ کائنات عالم کے سب اسرار باطنی ظاہر ہو جاتے ہیں اور کائنات عالم کا سب راز معلوم ہو جاتا ہے۔ روحی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور قلب پر ہر وقت انوار تجلیات الٰہی کا نزول ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ سالک کی حیرت گم ہو کر خودی سے بے خودی اور مستی طاری ہو جاتی ہے۔

اس کے سامنے مرد و عورت دونوں آویں تو تمیز نہیں رہتی کہ کون مرد اور کون عورت ہے۔ ہر وقت دریائے تجلی ذاتی میں مستغرق رہتا ہے اور کائنات کی کوئی چیز اسے بری معلوم نہیں ہوتی۔ ہر چیز میں ذات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ یہ مجذوب جو اکثر دیکھنے میں آتے ہیں۔ یہ کیفیت ہر طالب حق پر گذرتی ہے۔ کوئی چند گھنٹے کوئی چند دن کوئی چند ماہ اور کوئی ساری عمر حالت مجذوبی میں رہتا ہے۔

جب مرشد کامل کی قرب توجہ سے ہوش میں آتا ہے تو اپنے شیخ سے تمام حضرات اساتذہ سے لے کر آدم علیہ السلام تک کی ارواح مقدسہ آئینہ ہو جاتی ہیں اور موکلات ارضی تابع ہو جاتے ہیں اور تمام رجال الغیب سامنے موجود ہو کر فرمانبردار رہتے ہیں۔ صاحب مزار بجسم نظر آتے ہیں اور ہمکلام ہوتے ہیں چاروں طرف سے آواز آتی ہے مبارک ہو اے غازی طریقت مبارک ہو۔ اپنی صورت مثل آئینہ کے نظر آتی ہے۔ ہر روز نماز پنجگانہ کبھی بالروح اور اکثر بجسم نفس انتقالی دن میں خانہ کعبہ اور شب کو مدینہ منورہ میں ادا کرتا ہے اور بعد تہجد زواری کرتے ہوئے تمام عالم کی سیر طرفۃ العین میں کر لیتا ہے۔ لیکن جس کو مرشد کروائے محویت سے نکل کر حالت سالک میں آجاتا ہے باقی کیفیت جو اس شغل سے ظاہر ہوتی ہے وہ تحریر و تقریر سے باہر ہے اپنے مرشد سے دریافت کرے۔

یہ طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر اس زمانہ کے صوفیاء کرام کا ہے اسی طرح عمل کرو گے تو ہر قسم کا کشف حاصل ہوگا اور حجابات روئے زمین تم پر ظاہر ہو جائیں گے۔ اور یہی طریقہ سید پیر محبوب الٰہی کے سلسلۂ طریقت غوثیہ میں جاری و ساری ہے۔ پس جو بھی میرے طریقہ غوثیہ میں شوق سے کاربند ہوا وہ

منزلِ مقصود کو پہنچ جائے گا۔

در طریقت خاندانِ ما۔ نا امیدی نیست

تفکرات

واضح ہو کہ طریقہ صوفیہ میں منجملہ عبادات سے تفکرات خاص عبادت ہے بلکہ ایک ساعت مشاہدہ ساری عمر کی تمام عبادتوں سے اعلیٰ و افضل اور بڑی عبادت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلتَّفَکُّرُ سَاعَۃً خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ وَمِنْ عِبَادَۃِ سَنَۃٍ،

یعنی "ایک ساعت کا فکر بہتر ہے عبادات جن و انس سے یا عبادات ایک سال سے"۔

اور فرمایا کہ انسان میں خداوند عالم نے ایک خاصیت رکھی ہے کہ اگر کسی چیز کی طرف متوجہ ہو کر دیر تک اس کا تصور کرتا ہے تو بالآخر ایسی محویت ہو جاتی ہے کہ خود وہ چیز ہو جاتا ہے اور اپنے میں اور اس چیز میں کوئی تمیز نہیں رہتی۔ پس انسان میں اس خاصیت کے پیدا کرنے سے خدا کا مقصد یہ ہے کہ انسان ہر وقت اس کی طرف متوجہ رہے اور نقوشِ غیر کو دل سے اس طرح دور کرے کہ وہی حق جلّ علا نظر آئے اور جملہ توہمات فانی فنا ہو جاویں۔

اس لئے طالب کو لازم ہے کہ دائم الحال متفکر رہے۔ دوئی کو دور کر کے میدانِ توحید میں قدم رکھے۔ کسی حال میں غافل نہ ہو۔ چند روز میں حجاب تعینات و تقیدات اور وہم دوئی بھی اس کے آگے سے دور ہو کر دیدہ باطن سرمۂ توحید مکمل ہو جائے۔

پس واجب ہے کہ ہر وقت اپنے کو اس صفت سے ملاحظہ کرے کہ میں لطیف الطیف ہوں۔ بلا کیف و کم اور زندہ دائم و قائم ہوں۔ مجھکو کبھی انتقال و زوال نہیں ہمیشہ برقرار ہوں۔ دریائے علم معرفت ہوں۔ معدنِ عیش و راحت

اور دریائے ذخار ہوں۔ ساحل و انتہا نہیں۔ سب ارواحیں اور اجسام حباب اور موجیں میری ہیں اور مجھ سے پیدا ہیں اور مجھ ہی میں فنا ہوتی ہیں۔ جس وقت میں موجزن ہوتا ہوں تمام عالم ظاہر ہوتا ہے اور بعدہٗ فنا ہو جاتا ہے اور مجھ کو وجود و عدم سے کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ نہ وجود سے زیادہ نہ عدم سے کم اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ کی شان ہوں۔ آسمان و زمین تمام عالم ظاہر و باطن میں از روئے ذات کے ہر وقت حاضر و ناظر واحد موجود ہوں۔ سوائے میرے غیر کوئی موجود نہیں۔ میں ہی عابد اور معبود و مقصود و متکلم ہوں۔

اس کے بعد حضور علیہ السلام نے تمام تعلیم کیفیت باطنی کی اجازت تلاوت دعائے سیفی یعنی حرز یمانی عنایت فرمائی اور فرمایا اس حرز کے ۱۴ قسمیں ہیں۔ سات ظاہری اور سات باطنی۔ ظاہری یہ ہیں:

۱۔ ظاہری ۲۔ علمی ۳۔ عملی ۴۔ نظری ۵۔ اورادی ۶۔ سروری
۷۔ خاتوری۔

اور باطنی یہ ہیں:

۱۔ روحی ۲۔ معنوی ۳۔ ملکوتی ۴۔ جبروتی ۵۔ لاہوتی ۶۔ ناسوتی
۷۔ ہاہوتی۔

اس کے علاوہ ایک ہزار فوائد اس حرز یمانی کے جبرائیل علیہ السلام سے مجھ کو معلوم ہوئے۔ جو ورد کرنے والے پر خود ظاہر ہو جاتے ہیں۔

اور باقی تمام عبادتیں اور طاعتیں صرف تصفیہ قلب و تزکیہ نفس کے لئے کئے جاتے ہیں۔

اور تسخیر خلائق و دیگر کام کے لئے حزب البحر پڑھا کریں۔





صورت نقش الٰہی خود توئی عارف اسمائے الٰہی خود توئی

ترجمہ: تو خدا کی صورت کا نقش ہے۔ جیسا کہ حق ہے ویسا ہی تو ہے

خود زخود آیات را باز یاب در حقیقت خود توئی ام الکتاب

ترجمہ: اپنے میں خدا کی نشانیاں پالے۔ حقیقت میں تو سب کتابوں کی ماں ہے

ایں دلِ تو خانہ حق بودہ است من نہ گویم حق چنیں فرمودہ است

ترجمہ: یہ تیرا دل خداوند کا گھر ہے۔ صرف میں نہیں کہتا بلکہ خدا خود فرماتا ہے

تو دل کو کر دو سجدہ یہ سو کعبے سے بہتر ہے
یہ محراب عبادت گاہِ خانہ اللہ اکبر ہے

یاد رکھیں

یہ راستہ اہل حق کا نہیں، یہ راستہ اہل مذہب کا نہیں، یہ راستہ اہل جواہر اور خشک طبع مولانوں کا بھی نہیں ہے۔ بلکہ یہ راستہ عاشقوں کا ہے۔ جو سب اطراف سے نظریں پھیر کر محض ذات مطلق میں محو و مست ہو جاتے ہیں۔

؎ آنکھیں تیرے دیدہ تصور میں بند ہیں
لوگ سمجھ رہے ہیں کہ نیند آ گئی مجھے



غزل

نفخت فیہ من روحی عجب سر است ربانی
مگر گم کردہ ای نقش برنگ و بوئے جسمانی

ترجمہ: خدا کا عجب اشارہ ہے کہ میں نے تیرے جسم میں اپنی روح پھونکی ہے مگر تیری نظر جسم پر لگی ہوئی ہے۔

حجاب چہرۂ جانت بجز وہم و خودی نبود
اگر بجو شوی از خود بہ بینی سِر رحمانی

ترجمہ: تیرا وہم تیرا پردہ بن گیا ہے اگر وہم دور ہو جائیں تو تجھ پر اسرار الٰہی کھل جائیں۔

نماز و نفل بگذاری قضاء روزہ نہ بگذارت
صلاۃ بیخودی را خواں کہ دانی رمز پنہانی

ترجمہ: نماز روزہ تو نے سب کچھ کیا مگر وہم نہ مٹا۔ اب بیخودی کی نماز پڑھ تب اسرار پوشیدہ معلوم ہوں گے۔

دو بینی پیشہ ات گشتہ ازاں در کثرت افتادی
بیا در مسجد وحدت کہ تا بینی عین نورانی

ترجمہ: تیری عادت اپنے آپ کو خدا سے جدا دیکھنے کی ہو گئی ہے وحدت کی مسجد میں آ کر عین نورانی ہو جائے گا۔

بظاہر گرچہ اطلاقت مقید کردہ است ہر سو
بہ باطن عین بیرنگی سراپا نور یزدانی

ترجمہ: اگرچہ ظاہر میں بے شمار چیزیں نظر آ رہی ہیں مگر باطن میں حقیقت سب کی ایک ہی ہے

تو بودی طائر قدسی بدام جسم افتادی
بکن پرواز تو بالا بکن آزِ نفسانی

ترجمہ: تو جنگل پاک کا پرندہ تھا جسم کے جال میں پھنس گیا اب بھی نفس امارہ کی خواہش

پھوڑ اور عالم بالا میں چھا جا۔

بکلی علم عشقبازی را بیاموزی ز ہشیاری
کہ سند در دو جہاں آخر بہ فرقت تاج سلطانی

ترجمہ: عشقبازی کا طریقہ سیکھ لے پھر تو دو جہان کا بادشاہ ہے۔

بہ بازار ظہور آمد ز کنج گنج مخفی اش
اگر واقف نہ ز این سر چہ حاصل از مسلمانی

ترجمہ: پوشیدہ خزانے سے تو عالم ظہور میں آیا اگر تو اس راز سے واقف نہیں تو تجھے مسلمان ہونے سے کیا فائدہ ملا۔



تو خبر از خود نداری تا چہ چیز — تو بنگر کہ بس چیزے ہے عزیز

ترجمہ: تو اپنے آپ کی خبر نہیں رکھتا کہ کیا چیز ہے تو غور کر کے دیکھ تو بہت عجب چیز ہے۔

توئی مرموز اسرار حقیقی — کہ با روح القدس ہمدم رفیقی

ترجمہ: تو خدا کے بھید کی رمز ہے۔ تیرا روح القدس سے یارانہ ہے۔

اگر جان خدا آگاہ کردی — بہ رب الکعبہ بیت اللہ گردی

ترجمہ: اگر تو اپنی جان سے آگاہ ہو جائے تو تو کعبہ اور خدا کا گھر بن جائے



کیفیت توحید

ذات واحد کو جو کثرت میں جلوہ گر ہے ایک جانے، اور ہر شے کو حق کی طرف سے سمجھے اور اسی کا حکم سمجھے، وسائل اور اسباب پر نظر نہ ڈالے۔

ہر کہ بیند مسبب را عیاں — کے نہد دل بر سببہائے جہاں

جو شخص سبب بنانے والا (اللہ) کی طرف دیکھتا ہے وہ سبب اور چیز کو نہیں دیکھتا۔ دوسرے کا خیال دل میں نہیں لائے۔ اگر کسی سے نفع پہنچے تو اسے اللہ کی طرف سے سمجھے اور اگر کسی سے نقصان اٹھائے تو اسے بھی اللہ ہی کی طرف سے گردانے، نہ کسی شخص سے رغبت ہو نہ نفرت ہو۔ نہ کسی سے مدد چاہے نہ کسی سے کوئی امید رکھے۔ نہ کوئی دوست ہو اور نہ کوئی دشمن ہو۔ جب دل میں وحدت سما جائے گی تو دوئی دور ہو جائے گی اور خیال پاکیزہ اور صاف ہو جائے گا۔ اس وقت وہ رموز منکشف ہونے لگیں گے جو پہلے تصور میں بھی نہ گذرے تھے۔

مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ہر کہ را باشد ز سینہ فتح باب — او ز ہر ذرہ ببیند آفتاب

ترجمہ: جس کا سینہ صاف ہو گیا وہ ہر ذرہ میں آفتاب دیکھتا ہے۔

غزل

نہیں بھاتا نظر میں کچھ بجز اللہ ہی اللہ ہے
جدھر دیکھوں مجھے آتا نظر اللہ ہی اللہ ہے

چمن میں بھی ثنا شام و سحر اللہ ہی اللہ ہے
کہ رٹتا ہر کلی بوٹا قمر اللہ ہی اللہ ہے

صدف میں چھپ کے بھی گوہر کہتا اللہ ہی اللہ ہے
جدھر بھی غور کرتا ہوں ادھر اللہ ہی اللہ ہے

بجز راہ حقیقت کو اسے ناصح تو کیا جانے
مٹا دل سے خودی اپنی خدا کو پھر تو پہچانے

وہ سب آپ کرتے ہیں یہ آیا ہے سمجھانے
ذرا پردہ دوئی دل سے اٹھا کر دیکھ دیوانے

شمع پر کیوں محبت اگر جلا کرتے ہیں پروانے
حقیقت میں نظر آتا فقط اللہ ہی اللہ ہے

جمال نور جمال آکا خدا اپنا جو دیکھنا چاہا
تو بناکر خاک کا پتلا ہو پھر اس پر خود شیدا

اسی میں چھپ کے جا بیٹھا بنا کر اپنے نور تجلی
اٹھا پردہ کن اقرب کے تمامی راز کو کھولا

یہی بندہ بنا پتلا بنا بندے سے پھر مولا
دکھا کر اس میں پھر جلوہ صنم پھر آپ ہی بولا

مٹے گر خیال دوئی دل سے تو بس اللہ ہی اللہ ہے
نہیں بھاتا نظر میں کچھ مگر اللہ ہی اللہ ہے

یہ ایک سر حقیقت ہے کوئی کیا اسکو سمجھائے
گذر جائے وہ ہستی سے سمجھ میں جسکے یہ آئے

کرے سجدہ بذات خود اگر کچھ راز کھل جائے
خدا ہر شے میں پھر تجھ کو اے محبوب نظر آئے

مٹا دوئی فکر کر کے واصل جب تو ہو جائے
فہم و جبر شے کے معنے سمجھ میں تیرے تب آئے

نہیں آتا نظر میں کچھ مگر اللہ ہی اللہ ہے
جدھر آنکھیں اٹھاتا ہوں ادھر اللہ ہی اللہ ہے

ریاضت قلب آپ نے کی طرز سب سے اولیٰ ہے
یہی کعبہ یہی قبلہ یہی عرش معلیٰ ہے

بنا ہے چادر وحدت یہی طور تجلی ہے
اسی کو ڈھونڈ دیوانے اسی میں تیری لیلیٰ ہے

ہوا ہے جس پر تو عاشق اسی کا اس میں جلوہ ہے
نہیں کچھ ماسوا اس میں بجز اللہ ہی اللہ ہے
نہیں بھاتا نظر میں کچھ بجز اللہ ہی اللہ ہے
جدھر دیکھو مجھے آتا نظر اللہ ہی اللہ ہے



تصفیۂ قلب

قلب کی صفائی اور باطن کی درستی بہت ضروری ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور تمہارے چہرہ و لباس کی طرف نہیں دیکھتا اللہ تعالیٰ صرف تمہارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ ایسے اعمال کو قبول نہیں کرتا جو فقط ظاہر میں اچھے معلوم ہوں اور اخلاص و محبت اور توجہ قلبی سے خالی ہو۔ مثلاً کوئی شخص بظاہر تو عبادت میں مشغول ہو مگر دل میں غفلت چھا رہی ہے اور دل میں یہ تمیز نہ ہو کہ خدا حاضر و ناظر ہے یا کوئی اور کام کر رہا ہو تو ایسے اعمال ہرگز مقبول نہیں ہوتے۔ کیونکہ قلب خاص محل انظار الٰہی ہے سلطان البدن ہے۔ اور روحانی اور باطنی ملک الجوارح ہے جب تک دل کی حالت درست نہ ہوگی کوئی صورت فلاح اور نجات کی حاصل نہیں ہوتی۔

غرضیکہ بغیر توجہ اور اخلاص قلبی کے نماز روزہ، صدقہ وغیرہ عبادت کرے تو وہ کسی درجہ میں بھی شمار نہیں ہے۔ پس معلوم ہوا کہ فلاحیت دارین اور مقبول عند اللہ تعالیٰ کا مدار اصلاح قلب سے یہی ہے کہ طاعت الٰہی ہو اور اس کا شکر کیا جائے اور اللہ کی نافرمانی اور ناشکری نہ ہو۔ بزرگان دین نے اصلاح قلب کے لئے بڑے مجاہدے اور ریاضتیں کی ہیں۔ اس مختصر رسالہ میں زیادہ مضمون نہیں لکھا گیا۔ باقی مفصل ہماری

کتاب دعوتِ حق و کتاب وصلِ حق میں ملاحظہ کریں۔

محاسبہ نفس

سب گناہوں سے سچی توبہ کرکے کوئی چھوٹی بڑی نافرمانی بھی نہ کرے تمام وقت دن رات اللہ تعالیٰ کے دھیان اور اس کے خوف میں گذارے اور کوئی حکم خدا کا نہ چھوڑے۔ نیک کام کرے اور جو چیز تجھ سے مرکر چھوٹنے والی ہے یعنی دنیا کی لذت اور بُری عادتیں تمام کو چھوڑ دے جس میں خدا اور رسُول راضی ہے وہ کام کرے اور خواہشات نفسانی کی مخالفت کر۔ یعنی جو چیز نفس مانگے اس کا بدل یعنی مخالف چیز نفس کو دے۔ جس کام میں نفس خوش ہو وہ کام نہ کرے ہر وقت نفس کی مخالفت کرتا ہے اور نیک کام کرے اور ہر وقت ذکر و فکر اشغال قلبیہ میں دھیان رکھے تاکہ نفس اطاعتِ الٰہی کا عادی ہو کر تمام خواہشات ختم کرکے بے تعلق ہو جائے۔ یہ ہے تزکیہ نفس جو وصالِ الی اللہ کا ذریعہ ہے۔ حدیث سے ثابت ہے۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے رَبّ کو پہچانا۔ کیونکہ تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس سے ہی معرفتِ الٰہی حاصل ہوتا ہے اور باقی تمام عبادتیں اور طاعتیں صرف تصفیہ قلب و تزکیہ نفس کے لئے کئے جاتے ہیں۔ پس اسی طرح اپنی بھلائی اور درستی کی کوشش کرتا ہے تاکہ معرفتِ الٰہی حاصل ہو۔ باقی کتاب دعوتِ حق اور وصلِ حق کا مطالعہ کریں۔



غزل

اے برون بر گرفتہ بہ بازار آمدہ   خلق درین طلسم گرفتار آمدہ

ترجمہ: تو برقع پہن کر بازار میں آیا اور خلقت کو اس جادو سے پکڑ لیا۔

والا کلام حق بہ تحقیق علی الحق یقین   پس در نزد معتقدت اظہار آمدہ

ترجمہ: قرآن شریف میں آیا ہے کہ خدا ہی ایک ہے اور بس۔ پس ظاہر میں منکرت ظاہر ہو سکتا ہے

برخویش جلوہ دادن خود بود کار تو   صد شور از درو تو پدیدار آمدہ

ترجمہ: اپنے آپ پر جلوہ دینا تیرا ہی کام ہے سو طرح سے شور تیرے سے ظاہر ہوئے۔

بر خود جہاں افروختہ از نور خویشتن   خود را درون پردہ خریدار آمدہ

ترجمہ: اپنے آپ پر جہاں کو روشن کیا اپنے نور سے پھر خود ہی در پردہ خریدار ہوا۔

اے ظاہر تو عاشق و معشوق باطنت   مطلوب را کہ دیدہ طلب گار آمدہ

ترجمہ: ظاہر تو ہی عاشق ہے اور باطن تو ہی معشوق، مطلوب بھی تو، طلب گار بھی تو ہے۔

بوئے بجان ہر کہ رسیدہ است ایں حدیث   از کفر و دیں بہر آئینہ بیزار آمدہ

ترجمہ: اس بات کی خوشبو جس کو پہنچی وہ دین اور کفر سے بیزار ہو گیا۔

رستم ازیں حدیث شدہ زیر چادرے   پس چوں زناں روئے بدیوار آمدہ

ترجمہ: رستم پہلوان یہ بات سن کر چادر لیکر عورتوں کی طرح دیوار کی طرف منہ کرکے بیٹھ گیا۔

غزل

آستیں بر رو کشیدی ہمچو مکار آمدی   با خودی با خود تماشا سوئے بازار آمدی

ترجمہ: منہ پر پردہ ڈال کر مکاروں کی طرح تو آیا اپنا تماشا دیکھنے کو خود بازار میں آیا۔

خویش را جلوہ کردی اندریں آئینہ ہا   آئینہ اسم نہادی خود باظہار آمدی

ترجمہ: تمام آئینوں میں تو نے اپنا منہ دکھایا آئینہ نام رکھا اور خود ہی ظاہر ہوا۔

از بہاراں گل شدی اندر گلزار آمدی   بعد ازاں بلبل شدی و بگلزار آمدی

ترجمہ: فصل بہار میں پھول بن کر گلزار میں آیا پھر خود ہی بلبل بن کر ناز کرتا ہے

گاہ بہ تسبیح و ناپکگاہ بہ زنار آمدی   گاہ با کافر نشستی گاہ دیندار آمدی

ترجمہ: کبھی تسبیح لے کر نماز پڑھتا ہے کبھی زنار ڈالتا ہے کبھی کافر کے ساتھ اور کبھی مومن کے پاس بیٹھتا ہے۔

شور منصور از کجا بود آں منصور از کجا   خود زدی بانگ انا الحق بر سر دار آمدی

ترجمہ: منصور کا شور اور سولی کہاں سے تھی تو نے خود ہی انا الحق کہا اور خود ہی سولی پر گیا۔

گفت قدوسی فقیرے در فنا و در بقا   خود بخود آزاد بودی خود گرفتار آمدی

ترجمہ: فقیر قدوسی نے کہا کہ فنا و بقا میں خود ہی آزاد تھا اور خود ہی گرفتار ہو گیا۔

الست بربکم چند را گفت   کہ بود آخر کس ساعت بلی گفت

ترجمہ: الست بربکم خداوند نے کس کو کہا اور کون تھا اس وقت جس نے بلی کہا۔

○

انبیاء علیہم السلام خدا تعالیٰ کے اسماء ذاتیہ سے اور اولیاء کرام اسماء صفاتیہ سے اور باقی مخلوق صفات سلبیہ سے ظہور میں آئی ہے۔ سید الرسل خاتم الانبیاء خدا کی ذات سے متفق ہیں اور خدا تعالیٰ کا ظہور ان میں بالذات ہے اور صفات اسماء الٰہی کے ظہور کا اقتضاء بخوبی ظاہر ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنی صفات جلالی وجمالی کا ظہور خاص طور پر مسببات پر کیا۔

انبیاء و اولیاء را حق بداں   سر پنہانی بتو گفتن عیاں

ترجمہ: انبیاء و اولیاء کو حق جان۔ میں نے تجھے پوشیدہ بھید بتا دیا ہے۔

چوں خدا اندر نیاید در عیاں   نائب حق اند ایں پیغمبراں

ترجمہ: چونکہ خداوند تعالیٰ کسی کو نظر نہیں آتا اس لئے اس کے نائب پیغمبروں کو دیکھو لیکن

نے غلط گفتم کہ نائب با منوب   گر دو پنداری قبیح آید نہ خوب

ترجمہ: نائب و منوب دو نہیں ہیں بلکہ ایک ہی ہوتے ہیں۔

چوں بصورت بنگری چشم تو دوست   تو بنورش در نگر کز چشم رست

ترجمہ: دیکھنے میں آنکھیں دو نظر آتی ہیں مگر نور ہر دو آنکھ کا ایک ہے۔

آب خواہ از جو بجو خواہ از سبو   کیں سبو را ہم مدد باشد ز جو

ترجمہ: پانی خواہ دریا سے لو خواہ گھڑے سے اور وہ دریا کا پانی ہے کیونکہ گھڑے میں بھی دریا کا ہی ہے۔

صحبت شاں خاک را اکسیر کرد   لطف شاں بر ہر دلے تاثیر کرد

ترجمہ: ان کی صحبت خاک کو اکسیر کرتی ہے ان کی مہربانی ہر دل پر تاثیر کرتی ہے۔

ہر کہ با ایشاں نشیند یک دمے   روز فردا او کجا دارد غمے

ترجمہ: جو کوئی ان کے ساتھ تھوڑی دیر بھی بیٹھتا ہے قیامت کے دن وہ بے غم ہوگا۔

ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا   او نشیند در حضور اولیاء

ترجمہ: جو کوئی خدا کے ساتھ بیٹھنا چاہتا ہے وہ اولیاء اللہ کے پاس بیٹھے۔

چوں شوی دور از حضور اولیاء   در حقیقت گشتۂ دور از خدا

ترجمہ: جب تو اولیاء اللہ سے دور ہوا تو درحقیقت تو خدا سے دور ہوا

تا توانی از اولیاء رو بر متاب   جہد کن واللہ اعلم بالصواب

ترجمہ: اولیاء اللہ سے کبھی روگردانی نہ کر کیا ان کی قدر اللہ ہی خوب جانتا ہے۔

بیان اعمال متفرق صبح و شام

جاننا چاہیے کہ ذکر فکر اشغال قلبیہ کے مشاغل کو فرائض و واجبات سنن کے علاوہ بعض عبادتیں اور طاعتیں اور وظیفہ وظائف زبانی بھی کرنی چاہیے کہ صفائی قلب اور تزکیہ نفس ہو کر وصول الی اللہ کا ذریعہ راہ اھدنا الصراط المستقیم حاصل ہوتا ہے جس کے لئے حضرت انسان پیدا کیا گیا ہے ضرور عمل میں لانا چاہیے۔

مثلاً آٹھ رکعت تہجد، چار رکعت اشراق اور مغرب چھ رکعت نفل اوابین اور قرآن شریف کی تلاوت اس قدر کرے کہ چالیس روز تک ایک قرآن شریف ختم ہو جائے اور خواب سے بیدار ہوتے ہی بغیر کسی سے کلام کرنے کے اسم یَا بَاسِطُ کو دس مرتبہ پڑھ کر دونوں ہتھیلیوں پر دم کر کے منہ پر ملے اور صبح کی سنت و فرض کے درمیان یَا اِسْرَافِیْلُ یَا مِیْکَائِیْلُ یَا دَرْدَائِیْلُ بِحَقِّ یَا اِلٰہَ الْاٰلِھَۃِ الرَّفِیْعِ جَلَالُہٗ یَا اَللّٰہُ کو اکتالیس مرتبہ پڑھے۔ پھر فرض سے فارغ ہو کر درود شریف دس مرتبہ یَا بَاسِطُ سو مرتبہ یَا عَزِیْزُ سو مرتبہ سورۃ النصر پچیس مرتبہ پڑھ کر ان دس اسماء باری تعالیٰ کو بہتر مرتبہ پڑھے جو یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ [illegible] مُجُوْشًا مَنُوْشًا عَالِمًا طَیُوْسًا سَلِیْمًا مَلِیْحًا مَلْقُوْمًا یَا قَیُّوْمًا بِحَقِّ کٓھٰیٰعٓصٓ وَبِحَقِّ حٰمٓ عٓسٓقٓ پڑھ کر یَا رَزَّاقُ ۳۰۸ مرتبہ پڑھے پھر اسم یَا لَطِیْفُ ۱۲۹ مرتبہ پڑھ کر یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ بِاِسْمِکَ الْمُبْتَدِیْ وَبِکَ اِلَیْکَ [illegible] وَبِجُوْدِکَ اِھْتَدَیْتُ وَبِفَضْلِکَ اسْتَغْنَیْتُ وَاَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ تین مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد ۲ رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں آیت الکرسی سات سات مرتبہ پڑھ کر بعد سلام اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً

سِرًّا اَوْ عَلَانِیَۃً وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ تین مرتبہ پڑھے پھر یہ درود شریف جو خاص الخاص ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ تین مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ دعاء حزب البحر بطریقہ پڑھ کر پھر جس خاندان طریقت سے نسبت ہو اس کا شجرہ بطریقہ واسطہ پڑھ کر سلسلہ کے تمام بزرگوں کی ارواح کو بخشے پھر اپنے کاروبار دنیاوی میں مشغول ہوں۔

اور بعد نماز ظہر تصوف کی کتاب اور بزرگان دین کے حالات پڑھے تاکہ شوق و ذوق زیادہ بڑھے۔

اور عصر کی نماز کے بعد آیت کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ اور مغرب کی نماز کے بعد نفل اوابین ۶ رکعت تین سلام سے پڑھیں ہر رکعت میں آیت الکرسی ایک مرتبہ اور سورۃ اخلاص ۳ مرتبہ پڑھیں۔ بعد سلام پھر ایک دوگانہ پڑھے۔ ہر رکعت میں آیت الکرسی سات مرتبہ پڑھ کر بعد سلام تنہا یا چند آدمی مل کر ایک جگہ پر ختم خواجگان قادریہ پڑھ کر مجموعہ ختم خواجگان کا ثواب بتوسل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشائخ سلسلہ کی ارواح مقدسہ کو بخشے

اور بعد نماز عشاء استغفار۔ درود شریف۔ یاکریم یارحیم سو سو مرتبہ پڑھے اور اسم ذات اللہ ھو ہزار مرتبہ اور اسم یالطیف ۱۶۴۱ مرتبہ پڑھ کر پھر درود شریف سو مرتبہ پڑھے۔ پھر ذکر فکر مراقبہ وغیرہ اشغال قلبیہ جو شیخ نے تعلیم کیا ہے کرے۔

اور جب سونے لگو تو سورۃ فاتحہ ایک مرتبہ آیت الکرسی ایک مرتبہ اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ وَلَا تُنْسِنِیْ ذِکْرَکَ وَلَا تَجْعَلْنِیْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ اَقُوْمُ۔

فلاں وقت برخیزم پڑھ کر سو جائے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیج کر اسی وقت پر اس کو بیدار کر دیتا ہے۔ اس طریقے سے روزانہ کا معمول رکھے اور اکثر اوقات میں فکر کے ساتھ ذکر اللہ ھو اور لا الٰہ الا اللہ میں مشغول رہے۔

اور ہر نماز فرض کے بعد آیت الکرسی سات بار پڑھے۔
اور گھر سے باہر نکلتے اور داخل ہوتے وقت آیت الکرسی و سورۃ اخلاص پڑھا کرے
اور کھانا کھانے کے شروع میں بسم اللہ تمام اور اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ پڑھے
اور کھانا کھا چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ پڑھے اور جب پاخانہ کرنے جائے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ پڑھے اور جب نکلے تو غُفْرَانَکَ کہے۔
اور اٹھتے بیٹھتے بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ کا معمول رکھے۔

باقی ہر حال میں اشتغالِ قلبیہ کا شغل رکھے اور ظاہر و باطن میں اپنے حضرت شیخ جامع سے عاجزی کرے اور گڑگڑائے اور اس کی طرف ایسا متوجہ ہو کہ ماسوا اللہ کو فراموش ہو جائے اور یہ جان لے کہ یہ حقیقت جامع مظہر ہے۔ مجموع ذات و صفات حق کا نہ یہ کہ حق سبحانہٗ نے اس میں حلول کیا ہے بلکہ بمنزلہ صورت کے ہے پس یہ آنحضرت در حقیقت حق سبحانہٗ تعالیٰ ہے۔

پس اے طالبِ حق جب تم سنتی سے اس راہ پر گامزن ہو جاؤ گے تو چند روز میں صفائی قلب و تزکیہ نفس ہو کر مرتبہ فنا ذات شیخ حاصل ہو جائے گا اور باطنی کمالات رفتہ رفتہ پرواز کرتے ہوئے اصل منزلِ مقصود بارالٰہ پہنچ جاؤ گے۔ یہ ہے اہدنا الصراط المستقیم جس کو تصوف کہتے ہیں۔

مابعد پہنچنے مقصود کے تسخیر خلائق و ہر قسم فتوحات کے دروازے کھل جائیں گے دولت و نعمت و روزی و لباسات و مال غلہ و مواشی اس قدر زیادہ ہوں گے کہ رکھنے کی جگہ نہ ہوگی۔ دین دنیا و آخرت کا ترقی ہو جائے گا۔

یہ طریقہ درود و وظائف ذکر فکر شغل مراقبہ معانیہ وغیرہ طریقت صوفیا بہ حفاظ کا ہے اور کوئی بھی جب تک کے سلسلہ قادریت خوشی میں جاری و ساری معمول رہے ہیں جو بھی پیر کا توجہ خوشی میں غرق ادھا محبت کا ذریعہ منزل مقصود کو پہنچ گیا۔ در طریق خاندانِ ما۔ ناامیدی نیست!

ختم خواجگان قادریہ

طریقہ:

ختم خواجگان قادریہ تمام دینی و دنیاوی مرادوں کے حاصل کرنے اور دشمنوں و حاسدوں کے شر کو دفع کرنے اور تجلیات اسرار کے ظہور کے لئے اور ہر حاجت بر آنے کو اکسیر اعظم کبریت احمر ہے:

سورۃ یٰسین — ۱ بار
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — ۱۰۰ بار
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ — ۱۰۰ بار
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ۔ — ۱۰۰ بار
اَدْرِکْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
کلمہ طیبہ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ — ۱۰۰ بار
سورۃ فاتحہ — ۱۱ بار
سورۃ الم نشرح — ۱۱ بار
سورۃ اخلاص — ۱۱ بار
آیت کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ — ۱۰۰ بار
اَللّٰھُمَّ یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ۔ — " "
اَللّٰھُمَّ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ۔ — " "
اَللّٰھُمَّ یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ۔ — " "
اَللّٰھُمَّ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ۔ — " "
اَللّٰھُمَّ یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ۔ — " "

اَللّٰهُمَّ يَا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ ۔ ۱۰۰ بار

اَللّٰهُمَّ يَا جَوَادَ النِّعَمِ ۔ 〃 〃

اَللّٰهُمَّ يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ ۔ 〃 〃

اَللّٰهُمَّ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ ۔ 〃 〃

اَللّٰهُمَّ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۔ 〃 〃

اَللّٰهُمَّ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنَا ۔ 〃 〃

اَللّٰهُمَّ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ 〃 〃

يَا شَيْخ عَبْدَالْقَادِر جِيْلَانِي شَيْئًا لِلّٰهِ 〃 〃

يَا حَبِيْبَ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ 〃 〃

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِيْلَتِيْ ۔ 〃 〃

اَدْرِكْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ 〃 〃

اس کے بعد سب کھڑے ہو کر مجلس میں اکیلا آدمی بلند آواز سے سلام پڑھے پھر سب مل کر مثل میں بلند آواز سے پڑھیں ؛

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السَّلَامُ ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ السَّلَامُ ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ السَّلَامُ ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْلَ اللّٰهِ السَّلَامُ ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللّٰهِ السَّلَامُ ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ السَّلَامُ ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ خَتَمَهُ اللّٰهُ السَّلَامُ ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ السَّلَامُ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ زَيَّنَهُ اللّٰهُ السَّلَامُ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ شَرَّفَهُ اللّٰهُ السَّلَامُ ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ كَرَّمَهُ اللّٰهُ السَّلَامُ ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ عَظَّمَهُ اللّٰهُ السَّلَامُ ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ السَّلَامُ ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ السَّلَامُ ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ السَّلَامُ ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ السَّلَامُ ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْكَوْثَرِ وَالشَّفَاعَةِ السَّلَامُ ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمِعْرَاجِ وَالْقُرْبَةِ السَّلَامُ ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا هَاشِمِيَّ الْقُرَيْشِيَّ السَّلَامُ ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَرَبِيَّ الْحَرَمَيْنِ السَّلَامُ ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَكِّيَّ الْمَدَنِيَّ السَّلَامُ ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ الرَّحْمَةِ لِّلْعٰلَمِيْنَ السَّلَامُ ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْفَاطِمَةِ الزَّاهِرَةِ السَّلَامُ ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ السَّلَامُ ۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ السَّلَامُ ۔

صَلَوٰةُ اللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَاَنْبِيَائِهٖ وَرُسُلِهٖ وَحَمَلَةِ عَرْشِهٖ وَجَمِيْعِ خَلْقِهٖ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى سَيِّدِنَا مُحْيِ الدِّيْنِ اَبِيْ مُحَمَّدٍ شَيْخ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيْ مَكِيْنَ الْعَرْشِيْنَ صَلَوٰةُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ؕ

اس کے بعد سلسلہ خلافت قادریہ کا شجرہ شریف بطریق واسطہ پڑھ کر اس ختم شریف کا ثواب تمام بزرگان دین کی ارواح مقدسہ کو بخشے کیونکہ مشائخ کرام کی ارواح امداد کرتے ہیں اور جو شخص ان سے استغاثہ کرتا ہے اس کی فریاد رسی ضرور

کرتے ہیں۔ پھر جو حاجت ہو اس کا نام لیں یا دل میں کہیں کہ یا اللہ پاک بہ برکت اس ختم شریف اور بواسطہ ان بزرگان دین کے میرے ہر حاجت دینی و دنیاوی پوری فرما۔ یہ طریقہ ختم شریف غوث الاعظم پیران پیر سید عبدالقادر جیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ وار سید پیر محبوب الٰہی کے طریقہ خوشہ کا معمول ہے۔ ہر حاجت دینی و دنیاوی خواہ کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو بر آئے گی۔ اس ختم شریف کے پڑھنے سے ایک ہزار حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ شک نہ کریں۔ شک کرنیوالا کافر ہے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ

اس ختم شریف میں اسم اعظم ہے اس شان کے پڑھنے سے ہر مقصد ہر حاجت اور ہر دعا قبول ہوتی ہے اور ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے اور ترقی دنیا و دین و آخرت کی ہوتی ہے رزق۔ دنیاوی تسخیر خلائق چند روز سے شروع ہو جاتی ہے۔ یاد رکھیں کہ یہ ختم شریف معمولی نہیں اس سے ہر مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔

ختم خواجگان قادریہ کے بعد اسطرح ختم کا ثواب پہنچائے
جو کہ بزرگان دین کا طریقہ ہے وہ یہ ہے

یا اللہ پاک اس ختم خواجگان کا ثواب حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے آپ کے طفیل جمیع الانبیاء و شہداء و الصالحین والشاکرین سلسلہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ اویسیہ شاذلیہ اور کل خاندان طریقت کے بزرگوں کی ارواح اور جمیع المومنین والمومنات و جمیع المسلمین والمسلمات مرد عورت چھوٹے بڑے جو گذر گئے اور جو گذریں گے سب کی ارواح کو پہنچا۔

اور ہمارے والد محترم سید محبوب الٰہی بعد ختم کے یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

یا اللہ پاک اس ختم کی برکت سے ہر قسم کی مشکلات دینی و دنیاوی حل فرما اور شر شیطان و ظالمان و شر نفس سے محفوظ کر اور خوف و رضاء موت و حیات سے بچا کر بے خوف رکھ۔ یا اللہ کریم ہر قسم کی تنگی دور کر کے وسعت فرما کسی کا محتاج نہ بنا غیروں کے دروازے سے ہٹا کر اپنے دروازے پر کھڑا رکھ اور اپنے خزانہ سے ہر قسم دینی و دنیاوی اور عرفانی نعمتیں عطا کر اور زوال بقاء و قربت کے کمالات سے مشرف کر کے بڑے بڑے مرتبوں پر پہنچا۔ یا اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کی اصلاح فرما کر اھدنا الصراط المستقیم پر چلا اور کل مسلمانوں کو نیک کر ان سب میں اتفاق و اتحاد پیدا کر پاکستان پر اپنا رحم کر اور شر دشمنان سے بچا کر تا قیامت قائم اور آباد رکھ۔ یا اللہ میرے حلقہ کے سب مریدان اور سب عزیز اقارب اور سب مخلص و شفیق دوست اور جو حضرات

دعا کرتے کہ خدا کھتے ہیں اور جو دروازے سے سفر کرکے تیری رضا کی خاطر میرے پاس آتے جاتے ہیں اُن سب حاضر و غائب کو دنیا میں عزت کے ساتھ آباد رکھ اور نورِ ہدایت سے منوّر رکھ اور ان کی عمریں دراز کر اور ہر دلی مقاصد پورا کر کے اپنی اپنی منزلِ مقصود کو پہنچا اور ظاہری و باطنی نعمتوں سے مالا مال فرما کر تو قادر ہے اور تجھ ہی کو ہر اختیار ہے۔

اَللّٰهُمَّ فَاِنَّكَ خَيْرُ النَّاصِرِيْنَ وَافْتَحْ لَنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ
وَاغْفِرْ لَنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ وَارْحَمْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ
وَارْزُقْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ وَاحْفَظْنَا وَاَهْلَنَا وَمَالَنَا
فَاِنَّكَ خَيْرُ الْحَافِظِيْنَ وَاهْدِنَا وَنَجِّنَا مِنْ شَرِّ كُلِّهَا
وَمِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَلِاُسْتَاذِيْنَا وَلِمَشَايِخِنَا وَاَحْبَابِنَا وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ اٰمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

(نوٹ)

دنیاوی مصائب و آسمانی بلاؤں اور مصیبت سے بچنے کے لئے بزرگانِ دین یہ دعا پڑھا کرتے تھے کہ صبح شام سات سات مرتبہ:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

کیونکہ اس دعا کو پڑھنے سے کوئی جانور سانپ، بچھو، سگ دیوانہ اور دیگر کوئی جانور یا راستے میں چلتے پھرتے کسی قسم کا حادثہ وغیرہ کے علاوہ کوئی دشمن تیر تلوار بندوق اور گولیوں کی بوچھاڑ میں کیوں نہ ہو اس کے پڑھنے والے کو کوئی اذیت نہیں پہنچ سکتی۔ رضا و حامد کی خاطر پیر محبوب الٰہی صاحب لکھتے ہیں۔

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے کا طریقہ

شب جمعہ یا شب دو شنبہ کو دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں آیت الکرسی ایک ایک بار اور سورۃ اخلاص پندرہ پندرہ بار پڑھ کر سلام کے بعد حضوری قلب سے ہزار بار یہ درود شریف پڑھے:

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

اسی طرح پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا، مغفور ہوگا۔ عذاب قبر اس پر سے اٹھا لیا جائے گا۔ قیامت کی سختی کم ہوگی سکرات موت آسان ہوگی۔ جنت میں جائے گا اور ہر دعا قبول ہوگی۔

برائے تسخیر و حب و قضاء حاجات

یہ عمل تسخیر خاص و رجوع مطلوب اور دیگر تمام حاجات دینی و دنیاوی کے لئے نہایت مستند ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ،

عروج ماہ قمری میں ایک وقت مقرر کر کے سہ اوّل و آخر درود شریف کے الحمد شریف کو پڑھنا شروع کرے جب ساٹھ مرتبہ پڑھ چکے تو پھر چالیس مرتبہ دوبارہ الحمد شریف اسی طرح پڑھے کہ جب آیت ایاک نعبد و ایاک نستعین پر پہنچے تو اس آیت کو چالیس مرتبہ تکرار کریں تاکہ سورۃ کی تعداد سب ملا کر سو مرتبہ ہو جائے۔ اب سورۃ کے تمام ہو جانے کے بعد چار رکعت نماز نفل قضاء حاجت کی نیت سے ایک

سلام سے پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ قل ھو اللہ دس بار، دوسری میں بیس بار تیسری میں تیس بار چوتھی میں چالیس بار پڑھے۔ پھر نماز کے بعد سورۃ قل ھو اللہ پچاس بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پچاس بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ پچاس بار پھر درود شریف پچاس بار پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے مطلب کی دعا مانگے۔

اگر تسخیر و رجوع مطلوب کی نیت سے پڑھے تو اثنائے عمل میں مطلوب کی صورت کا خیال رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد کام ہوگا۔ جب تک حاجت پوری نہ ہو بلاناغہ پڑھتا رہے۔ مجرب ہے۔

آداب شیخ والمرید

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اِنَّ اللّٰہَ اَدَّبَنِیْ فَاَحْسَنَ اَدَبِیْ۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے ادب سکھلایا اور تعلیم دی۔

الغرض اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سالک کے لئے مودب کی سخت ضرورت ہے اور اس کا نام اصطلاح میں معلم اور شیخ ہے۔ طالب کو چاہیئے کہ ہر وقت باوضو رہے اور کم کھانے کم سونے اور کم کلام کرنے کی عادت ڈالے اور شیخ اگر دینی امور میں کچھ حکم کرے تو اس کو ترک نہ کرے۔ اگر شیخ کی خدمت مالی کرے تو اس کا اظہار نہ کرے اور اس بات کی طمع و مطالبہ نہ کرے کہ شیخ مجھ کو کچھ دیوے اور اپنا احسان شیخ پر نہ جتائے۔ بلکہ شیخ کا احسان مانے کہ اس نے میری چیز کو قبول کیا اور رد نہیں کیا۔ اور شیخ کے حضور میں لوگوں کی باتوں کی طرف متوجہ نہ ہو اور شیخ اگر کسی کی تعظیم کو اٹھے تو مرید کو بھی شیخ کی پیروی کرنی چاہیئے اور جب شیخ سے کلام کرے تو نرمی اختیار کرے۔ بلند آواز سے نہ بولے اور

شیخ کے روبرو قہقہہ نہ لگائے اور شیخ کے متعلق بد اعتقادی کو اپنے سینے میں دخل نہ دے اگر کوئی وسوسہ آئے تو استغفار کرے۔ شیخ کے قرابت داروں اور عزیزوں سے خلوص رکھے اور جو کچھ واقعہ طالب کو پیش آئے شیخ سے من و عن بیان کرے۔ شیخ کے فرمان کو رد نہ کرے اور شیخ کے مریدوں اور طالبوں کی رعایت کرے اور شیخ کی ہر ایک چیز کا ادب و احترام کرے جو کچھ شیخ کرے اس پر حجت نہ کرے اور جو کچھ شیخ حکم کرے اس کو دلیل سمجھے اگر شیخ اس جہان سے رحلت کر گیا ہو تو اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا رہے۔

شیخ کے روبرو بے ہودہ باتیں نہ کرے نہ کسی کی غیبت کرے نہ کسی کے عیب بیان کرے اور جب شیخ ناراض ہو تو برا نہ مانے اور اپنے تمام حالات زندگی کاروبار دنیاوی اور اپنے آپ کو شیخ کے حوالے کر دے اور شیخ کی محبت و خدمت کے سوا اور کسی محبت کو دل میں جگہ نہ دے۔ اسی میں فلاح دارین اور نجات و ترقی باطنی ہے فقط۔

محبت کے اسباب تین ہیں ـــــ نوال، کمال، جمال۔

نوال یعنی عطا اور احسان۔ کسی کو کچھ دینا یا کسی کا کوئی کام کرنا۔ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ آج کل لوگ پرست پرستی کے عیب ہیں اور عاشق بمصداق جب تک حسن شباب رہا معشوق رکھا جب حسن ڈھل گیا اور عمر ڈھلی [illegible] بیہودہ عشق ہے پائیدار عشق نہیں بلکہ اصل عشق وہ ہے جو محبت پیر و مرشد کی ہو [illegible] کہ پیر و مرشد کا چہرہ مبارک نور کے رنگ کا ہو۔ گر نورانیت اور جلال کی وجہ سے [illegible] نظر نہیں ٹھہرتی اس کا سبب ایمان اور عمل صالح ہے اگر پیر جلالی [illegible] حق تعالیٰ کا مقرب ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ جب اللہ کسی بندے کو مقرب بنا لیتا ہے اس کے اعمال صالحہ کی وجہ سے تو خدا جبرائیل علیہ السلام کو حکم کرتا ہے کہ فرشتوں میں اعلان کرو کہ ہم نے فلاں بندے کو مقرب بنا لیا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں تم بھی اس کو دوست رکھو۔ تصوف پڑھنے سے ہی خدا کی محبت بڑھتی ہے جس کے لئے شیخ کامل کی راہبری ضروری ہے جب طریقت کا پورا عمل ہو جائے تب کل تصوف ہوتا ہے۔ فنا فی الشیخ، فنا فی الرسول، فنا فی اللہ یہ تین آخری مقام ہے جو سالک کی اصل منزل مقصود ہے اور جس کو سالک [illegible] حاصل کرتا ہے۔

تلقین

مرید ہونے سے پہلے اپنے ارادے کو خوب پختہ کر لو اور اچھی طرح جانچ کر جس کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہو اس میں کوئی بات شریعت کے خلاف تو نہیں ہے لوگوں کی دیکھا دیکھی مرید نہ ہو کیونکہ مرید ہونا گویا اپنے اختیارات ظاہری و باطنی کو پیر کے ہاتھ پر بسلسلہ مشائخ طریقت کے ذریعے حضور سرورِ کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اور آنحضرتؐ کے وسیلے سے بارگاہِ رب العالمین کے سامنے باندھا جاتا ہے اور جو قرآن شریف اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق ہے۔ جو شخص کسی کا مرید نہ ہو وہ اصول شریعت کی پابندی سے نجات حاصل کر سکتا ہے مگر اس کو تجلیاتِ ربانی اور کمالاتِ روحانی اور عرفانِ الٰہی حاصل نہیں ہو سکتا۔

تم نے کسی بزرگ کو دیکھا نہیں مگر معتبر لوگوں سے ان کی بزرگی کے حالات سنے ہیں اور تمہارا عقیدہ ان پر خوب پختہ ہو گیا ہے اور تم کسی وجہ سے وہاں تک جا نہیں سکتے تو خط کے ذریعے مرید ہو سکتے ہو۔

پیر کامل کی ایک معمولی نشانی یہ ہے کہ جب تم ان کے پاس بیٹھو اور اگر کہیں دور ہو تو محض ان کا خیال کرنے سے اپنے تمام دکھ درد بھول جاؤ اور دل میں چین سا آجائے تو جانو کہ وہ شخص ولی کامل ہے۔ جب مرید ہو جاؤ تو ان باتوں کی پابندی کرو۔

۱۔ صبح دنیا کا دھندا شروع کرنے سے پہلے غور کر لیا کرو کہ آج کے کام میں کوئی بات خدا اور رسول کے خلاف تو نہیں ہے۔ اور جب رات کو سونے کے لئے لیٹو تو سوچو کہ کتنے کام اچھے اور کتنے برے کئے۔ نیکیوں پر خدا کا شکر ادا کیجیو اور بدیوں کی توبہ کرو اور آئندہ بچنے کا عہد باندھو۔

۱۲۔ جھوٹ بالکل چھوڑ دو اور نہ چھوٹ سکے تو آہستہ آہستہ کم کرو اور خیال رکھو کہ یہ عادت بالکل جاتی رہے۔

۱۳۔ جھگڑے اور اختلاف کی باتوں سے علیحدہ رہو۔ نماز روزے اور شریعت کے تمام حکموں کے موافق عمل کرو۔

۱۴۔ اپنے پیر کا رات دن میں کم از کم ایک مرتبہ تصور ضرور کر لیا کرو اور پیر کی روحانیت کو ہر دم ہر وقت اپنے قریب سمجھو۔

۱۵۔ اپنے تمام نیک و بد حالات سے پیر کو اطلاع دیتے رہو اور جو اس کا حکم ہو اس کے آگے سر تسلیم خم کر دو۔ وہ حکم تمہاری عقل کے خلاف معلوم ہوتا ہو، مگر یہ ضروری نہ سمجھو کہ پیر کی طرف سے جواب بھی ملے۔

۱۶۔ اپنے پیر کو نائب رسولؐ سمجھ کر ہمیشہ اس کا ایسا ادب کرو کہ گویا تمہاری اس کے سامنے کوئی ہستی نہیں ہے۔

۱۷۔ پیر بھائی کو سگے بھائی سے زیادہ عزیز جانو اور ایک جان و دو قالب جانو۔ جس جگہ کئی پیر بھائی ہوں تو ان کو روزانہ یکجا ہونا نہایت لازمی چیز ہے۔

۱۸۔ درود شریف کا ورد بڑھاؤ۔ پچھلی رات کو بیدار ہو کر نفل پڑھو، دعائیں مانگو اور اپنی اور کائنات کی حالت پر غور و فکر کیا کرو۔

۱۹۔ رات دن میں ایک دفعہ اپنے شجرہ کے مشائخ کے نام پڑھ لیا کرو اور جہاں تک ممکن ہو سکے ان کے مزارات کی زیارت کرنے جاؤ اور اس روحانی فیض کے طالب ہو جو وہاں سے حاصل ہوتا ہے۔

۱۰۔ خلاف شریعت پیروں سے، مجذوبوں سے اور فقیروں پر شک کرنے والے مخالفوں کی صحبت سے بچو اور اپنے عقائد کے خلاف کوئی تحریر نہ پڑھو۔

۱۱۔ پیر سے دنیا کے کام نہ لو۔ اس سے دنیاوی قصوں کی سعی سفارش نہ چاہو۔ اس کا کام دعا کرنا اور اچھا مشورہ دینا ہے۔

۱۲۔ مرید ہونے کے بعد ایسے عابد سچے اور نیک بن جاؤ کہ تمہارا انجام بھی بخیر ہو

اور تمہارے پیروں کا نام بھی روشن ہو۔ ایسا نہ ہو کہ پیروں کے نام کو تمہارے اعمال سے بٹہ لگے۔

محنت کر کے روزی کماؤ۔ دغا بازی سے پرایا مال نہ لو۔ بیکار وقت ضائع نہ کرو روزی کمانے میں کسی محنت اور کسی پیشہ سے نہ شرماؤ۔ ماں باپ اور بیوی بچوں کا حق ادا کرو۔ بیوی کے سوا کسی غیر عورت کا خیال بھی دل میں نہ لاؤ۔ دنیا چھوڑنے اور خالی بیٹھے رہنے کا ارادہ بھی گناہ ہے۔ جب تک زندگی ہے ہاتھ پاؤں سے خدا کا، اپنا اور بندوں کا کام کرو۔ وہم اور شک کو چھوڑ دو۔

اسلام صاف اور آسان دین ہے اس کے کاموں میں حجت بازی سے مشکل نہ ڈالو۔ عورت، خاوند کی اطاعت و خوشی کو سب کاموں سے مقدم جانے اور اپنے شوہر کے سوا کسی غیر مرد کا خیال بھی دل میں مت لائے۔ عورتیں پیروں سے بھی پردہ کریں۔ بچوں کو کلمہ اور نماز روزے کے مسئلے سب سے پہلے زبانی یاد کراؤ۔ اسراف اور فضول خرچی نہ کرو۔ آمدنی سے خرچ نہ بڑھاؤ۔ روز حساب کر لیا کرو کہ آمدنی سے کتنا خرچ زیادہ ہوا۔ قرض کبھی نہ لو چاہے فاقہ ہو جائے۔ شادی غمی نذر نیاز قرض سے کرنا بہت بڑی بات ہے اس سے عذاب نازل ہوتا ہے۔ نئی روشنی کے تکلفات سے پرہیز کر کے سادہ زندگی بسر کرو۔

بھائی، مسلمان، پڑوسی، یتیم، بیمار اور مسافر کی خبر گیری و خدمت کو فرض سمجھو کسی غیر مذہب کے مذہب کو بُرا نہ کہو۔ پاک لباس، پاک جسم، پاک مکان، پاک پانی پاک کھانے کا خیال رکھو۔ ہر چیز کی صفائی اسلام نے لازم کی ہے۔

بیماری میں علاج بھی کرو صرف دعا تعویذ پر نہ رہو۔ گالیاں نہ بکو۔ گندے الفاظ زبان سے نہ بولو۔ کوئی نشہ استعمال نہ کرو۔ مزاج کو نرم اور چہرہ کو ہنس مکھ رکھو۔ گھر میں اور باہر خندہ پیشانی سے بولو چالو۔ عورتیں عرسوں اور میلوں میں نہ جائیں تعزیہ داری اور ماتم سے بچو۔ نیاز و خیرات اچھی چیز ہے۔ اچھی غزلیں نیک گانے والے سے اچھے مقام پر سن سکتے ہو۔ اس کے خلاف نہیں۔

ضروری معلومات

پہلے مرید کو یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ تصوف کی تعلیم کا خلاصہ کیا ہے اور تصوف کی مشہور اصطلاحات کا کیا مطلب ہے؟ یاد رکھو کہ سب سے پہلے اللہ کی ذات و صفات کو سمجھنا چاہیئے کہ یہ تصوف اور مذہب اسلام کی بنیاد ہے۔

ذات

ایک ہستی مطلق ہے جس کو واجب الوجود کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ وہ بغیر اجزاء کے کل ہے۔ وہ سب کو محیط ہے لیکن خود احاطہ سے باہر ہے وہ کسی علم میں نہیں سما سکتی وہ کسی قید میں نہیں آسکتی۔ اس میں زوال و تغیر نہیں ہے۔

سب چیزیں اسی سے موجود ہیں مگر وہ کسی سے موجود نہیں ہے اور زمین و آسمان میں اس کے سوا اور کچھ بھی اس کے غیر نہیں پایا جاتا۔ اس واسطے بس وہ ایک ہی ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں۔ نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی اس سے کوئی پیدا ہوا۔

مگر اس کی شناخت بغیر ناموں اور صفتوں اور ان کے مظاہر کے محال ہے اس واسطے صفات و اسماء کا عرفان مقدم ہے۔

صفات

جب وہ ہستی مطلق مرتبہ ظہور میں کسی خاص تجلی کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے تو اس شانِ ظہور کو صفت کہتے ہیں۔ مثلاً جب مخلوق ظاہر ہوتی ہے تو معلوم ہوا کہ ذات کی صفتِ خالق نے تجلی کا جلوہ دکھایا۔

ذات کی بے شمار صفات ہیں مگر وہ سب ذات سے جُدا اور غیر نہیں ہیں۔ گو ہر صفت دوسری صفت سے اور ذات تمام صفات سے جُدا اور علیحدہ معلوم ہونے لگتی ہے۔ حقیقت میں سب ایک ہی ہیں۔ جُدائی بالکل نہیں۔

مثلاً پھول کی خوشبو اس کی صفت ہے جو چمن کی ہوا کو معطر کر رہی ہے مگر وہ پھول کی ذات سے جُدا نہیں کی جا سکتی؛

؎ او در من و من در وے چوں بُو بگلاب اندر

جس طرح کہ ذات قدیم و لازوال ہے۔ اسی طرح اس کی صفات بھی قدیم و ازلی و بے زوال ہیں۔ نہ ذات کا ادراک حقیقی ممکن نہ صفات کا۔

ذات میں وحدت ہے اور صفات میں گوناگوں کثرت۔ مگر چونکہ صفات ذات سے جُدا نہیں اسی لئے ان کی کثرت بھی صرف دید و شنید کی ہے ورنہ وحدت ہی وحدت ہے

ہمہ اوست

اسی کو کہتے ہیں کہ سب کچھ وہی ذات ہے اس کے سوا اور غیر کچھ بھی نہیں ہے اور یہ جو کچھ نظر آتا ہے ذاتِ یکتا کے غیر نہیں ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ہے،

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ (اور وہ اللہ ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے)

اور دوسری آیت میں ہے؛

وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ (اور وہ اللہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں بھی ہو)

اور تیسری آیت میں ہے؛

اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (تم جدھر بھی دیکھو اللہ کی ذات ادھر ہی موجود ہے)

تعینات و تنزلات

صوفیوں کی اصطلاح میں الفاظ تعینات اور تنزلات کثرت سے لائے جاتے ہیں ان کا

مطلب یہ ہے کہ موجودات کی یہ جس قدر شکلیں اور صورتیں نظر آتی ہیں۔ یہ ذات کی صفات اور ان کی تجلیات کے جلوے ہیں مگر ان کی اصلیت بغیر ذات و صفات کے پرتو کے کچھ بھی نہیں ہے۔

مثلاً ایک ڈورے میں چند گرہیں لگی ہوتی ہیں ان گرہوں کو ڈورا نہیں کہتے ہیں بلکہ ان کی شکل و صورت کے سبب گرہ کے نام سے یاد کرتے ہیں حالانکہ گرہ کے اندر سوائے ڈورے کے اور کچھ بھی موجود نہیں ہے۔

پس اس گرہ کو تعین کہیں گے۔ جب گرہ لگ گئی تو گرہ ہے اور کھل گئی تو ڈورا ہے گرہ کو ڈورا نہیں کہہ سکتے اور ڈورا کو گرہ نہیں کہہ سکتے۔

اسی طرح تمام موجودات کی شکلیں اور صورتوں کو تعینات کی نظر سے دیکھنا چاہئے کہ اگرچہ وہ ذاتِ الٰہی سے جُدا اور غیر نہیں ہیں مگر جب تک ان کی صورتیں قائم ہیں اور تعینات کی قید میں ہیں ان کو ذاتِ الٰہی نہیں کہہ سکتے اور یہ کہنا یا سمجھنا شرک ہے۔

پس جب ایک اصلیت و حقیقت سے مختلف قسم کی صورتیں نمودار ہوتی ہیں تو اُن شکلوں کو تعینات کہتے ہیں اور جب کسی اصلی حقیقت کی شکلیں ادنیٰ درجوں میں تقسیم ہونے لگتی ہیں تو اُن کو تنزلات کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یعنی اس حقیقت کا ظہور اشکالِ تنزل میں ہو رہا ہے۔

مثلاً ہوا ایک اصلی حقیقت ہے، حرارتِ آفتاب زمین کی رطوبت کو ہوائی ابخرے کی شکل میں زمین سے فضاءِ آسمانی میں لے جاتے ہیں۔ اور پھر بادل ہوا زمین پر برساتی ہے اور وہ پانی کھیتوں میں بھی جاتا ہے اور گندی موریوں اور نالیوں میں بھی۔ پس ہوا کی حقیقت اصلی نے جب شکل تعین یعنی ابخرے کی صورت اختیار کی تو بادل بننا اس کا تنزل ہے اور پھر برسنا اور زمین پر رواں دواں پھرنا دوسرے تنزلات ہیں۔

یہ سب مجازی مثالیں ہیں اس ذاتِ حقیقی کی کہ وہ بھی تعینات و تنزلات میں اسی طرح اپنی صفات کی تجلیات دکھایا کرتی ہے اور اپنی تعینات و تنزلات

ہے اس کائنات کا یہ تمام کارخانہ گھما گھمی سے چلتا نظر آتا ہے۔

اسی سلسلے میں ضرورت ہے کہ لاہوت و جبروت و ملکوت و ناسوت کی حقیقت بھی تھوڑی سی بیان کر دی جائے۔ کیونکہ یہ الفاظ اکثر صوفیوں کی بول چال اور ان کی کتابوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

ناسوت

پہلے ناسوت ہے جو ہمارے اس موجودہ و محسوس نظر آنے والے عالم کا نام ہے اور اس عالم ظاہر کی زبان و اصطلاح میں جو کچھ کہا جائے اسکو ناسوت کی زبان کہنا چاہیے

ملکوت

ناسوت کا باطن ملکوت ہے یعنی عالم ظاہر کے بطون کو ملکوت کہتے ہیں جو عالم ناسوت کے قریب و متصل ہے ناسوت کے عالم سے جب عروج ہوتا ہے تو پہلے ملکوت کا منظر سامنے آتا ہے۔ ذکر و فکر کے ذرائع جو ناسوت میں استعمال کئے جائیں پہلے ملکوت میں اور انسان اپنی حمد و ذکر کا بطون مشاہدہ کرتا ہے۔

جبروت

اس کے بعد ملکوت کے بطون کا ظہور ہوتا ہے اور اسکو جبروت کہتے ہیں گویا یہ ناسوت کا تیسرا درجہ اور ملکوت کا باطن ہے یہاں اپنے وجود کی پوری اور خود بخود شناسائی ہوتی ہے اور ناسوت و ملکوت کے درجے اس عرفان کے ماتحت دکھائی دینے لگتے ہیں۔

لاہوت

پھر جبروت کا باطن نمودار ہوتا ہے جس کا نام لاہوت ہے۔ یہاں اپنی حقیقت

تعین کی صرف حس باقی رہتی ہے۔ ورنہ ذاتِ الوہیت کے سوا کچھ موجود نہیں رہتا۔

ہاہوت

لاہوت کا بطون ہاہوت ہے۔ یہ وہ درجہ ہے جہاں نہ اپنی خبر رہتی ہے نہ خبر کا حس رہتا ہے نہ ہمہ کا نشان نظر آتا ہے نہ اوست کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ اس کی حقیقت جاننے کو ذائقہ کام دیتا ہے نہ کوئی فہم۔ بس یہی کہہ دینا کافی ہے کہ وہ مقام ہُو ہے۔

یا مثلاً انسان کا جسم ظاہر ناسوت ہے اور اس کے حواس باطن ملکوت ہیں اور ان حواس کا جسمانی قوائے ادراک سے معلوم کرنا جبروت ہے اور خود ادراک و علم کی ذات جب کہ اس کا تعلق کسی محسوس سے نہ رہے اور صرف شان ادراک و علم ہی باقی ہو تو وہ لاہوت ہے اور جب ادراک و احساس اپنی ہستی سے بھی بے خبر ہو جائیں اور اس بے خبری کا حس بھی ان میں باقی نہ رہے تو وہ ہاہوت ہے۔

رُوح

قرآن شریف کی زبان میں رُوح امر رب ہے حدیث میں آیا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ کریم نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے حالانکہ خدا کی کوئی صورت نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ صورت رُوح سے مُراد ہے کہ ذاتِ الٰہی جان ہے اور رُوح اس کی صورت ہے۔ پس نہ ذات کی کوئی شکل ہے اور نہ اس کے امر رُوح کی کوئی صورت ہے جس طرح ذات مخفی ہے رُوح بھی پوشیدہ ہے اور جس طرح ذات کی دید و فہمید خاکی، بشری صورت سے ممکن نہیں اسی طرح اس کے امر رُوح کی دید و فہمید بھی ناممکن ہے۔

روح ایک ہی چیز ہے۔ اس کی تقسیم محال ہے۔ مختلف اجسام میں جو ارواح ہوتی ہیں یہ سب رُوحِ اعظم کا پرتو ہیں جس طرح سورج ایک ہے اور اس کی شعاعیں

بے شمار ہیں کہ صاف مقام پر آتی ہیں تو تمام آفتاب کی شکل ان کے اندر نظر آجاتی ہے حالانکہ سورج خود وہاں نہیں ہوتا اور یہی کثیف چیزوں پر آفتاب کی شعاعیں کا جھلک پڑتی ہے تو وہ اپنی جسمانی کثافت سے نور تو قبول نہیں کر سکتیں مگر حیات و نشوونما کی حرارت ان میں بھی اپنی شعاعوں سے پیدا ہوتی ہے۔

پس روح ذات کا آئینہ ہے جسمیں اس کے حسن و جمال کی شکل نظر آتی ہے۔

قلب

جس طرح روح ذات کا آئینہ ہے، قلب اسماء و صفات کا آئینہ ہے ہر تجلی ذات کی روح میں مجمل ہے وہ قلب میں درخشاں ہو کر مفصل ہو جاتی ہے

نفس

روح و قلب عالم امر سے ہیں مگر نفس عالم خلق سے تعلق رکھتا ہے۔ ذات کی صفات اور اسماء کی تجلیاں روح و قلب کے واسطے سے نفس تک آتی ہیں مگر یہ چونکہ عالم خلق سے تعلق رکھتا ہے اس واسطے اسمیں وہ لطافت نہیں ہے جو روح و قلب میں ہے۔ اس واسطے اس میں بغیر تربیت ناسوتی کے ان تجلیات کی قبولیت پیدا نہیں ہوتی بلکہ نفس اپنی فطرت کے تقاضے سے ان تجلیوں سے گریز کرنا چاہتا ہے اور حواس جسمانی کو ایسے احکام دیتا ہے جن سے کثافت میں ترقی ہو اور قلب اور روح کے آئینوں میں تجلیاں نہ چمک سکیں۔

انسان مجاہدات و عبادات کے ذریعے سے نفس کو ترقی دیتا ہے تو پہلے اس میں ایک کیفیت ملامت کی پیدا ہوتی ہے یعنی وہ خود اپنے آپ کو تجلیات کی عدم قبولیت پر نفرین کرتا ہے گو اپنے جذبات کی مغلوبیت کے سبب اصلاح نہیں کر سکتا اسکو نفس لوّامہ کہتے ہیں اور جب مجاہدات کی قوت نفس کو اور جلا دیتی ہے تو وہ ترقی کر کے بالکل آئینہ بن جاتا ہے اور اس میں روح و قلب کی تجلیاں مکمل طور سے چمکنے لگتی ہیں اور کوئی حجاب کثافت کا نفس میں باقی نہیں رہتا اس وقت اسکا نام نَفْسِ مُطْمَئِنَّہ ہو جاتا ہے اسی کو نفس کا مرتبا یا فنا ہو کر فنا کہتے ہیں۔

شجرہ شریف

بطریقہ واسطہ خواجگان قادریہ محبوبیہ غوثیہ

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ. أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ

یا الٰہ العالمین یا انت خیر الراحمین — رحم فرما اپنی ذات کبریا کے واسطے
فضل کر یا رب میرے حال زبوں پر دیکھ کر — قال مجھ آلودہ عصیاں پر رحمت کی نظر
مجھ کو اپنی کبریائی کی قسم ہے بے نیاز — مجھ سراپا معصیت پر کر وہ افضال باز
بجھ کو دیتا ہوں تیرے جود و سخا کا واسطہ — فضل کا رحمت کا بخشش کا عطا کا واسطہ
تیری رحمت کے خزانے میں کمی کوئی نہیں — اور تیرے جود و کرم کی انتہا کوئی نہیں
میں کہوں بے واسطہ کس منہ سے بخشش کیجئے — کچھ وسیلے پیش کرتا ہوں سفارش کیجئے
صدر محبوب الٰہی حضرت نور اللہ کامل ولی — مقتدا و پیشوا و رہنما کے واسطے
مرشد کل حضرت اللہ شاہ جل جلی کے طفیل — تبارک شاہ بسم اللہ نوا کے واسطے
واسطہ شاہ گلاب و حتیم شاہ اولا الیقین — شاہ تقی اور مظہر شاہ سخا کے واسطے
اولا حسین شاہ وہاب حاجی قاسم کاملین — شیخ قادر شاہ حلیم پارسا کے واسطے
خواجہ نخنیان سیف اللہ بیراگ شاہ — حسن شاہ سید عبدالجبار رہنما کے واسطے
منبع جود و سخا نور الحق عین اللہ شاہ — شیخ محی الدین قادر غوث الوریٰ کے واسطے
بو سعید اور بو الحسن یعنی علی اور بو الفرح — عبد واحد شیخ شبلی باصفا کے واسطے
حضرت جنید بغداد سری سقطی عرفان بحر — معروف کرخی داؤد طائی شاہ ہدیٰ کے واسطے
پیر کامل حبیب عجمی شناسائے سر حق — خواجگان حسن بصری پیشوا کے واسطے

غزل

در مدح حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جاری ہیں فیض رات دن در دستگیر کے
مخفی خزانے بٹ رہے پیران پیر کے

سائل جو در پہ آگیا خالی نہیں پھرا
جھولے سے ہو گئے وہاں گھر آ فقیر کے

قبروں سے زندہ کر دیئے مُردے کئی ہزار
اوصاف کون گن سکے اس بے نظیر کے

درگاہِ ایزدی میں ہے کچھ ایسی دسترس
تیر واپس کر دیئے اس نے تقدیر کے

عاقلوں کی عقل یاں پر رہ گئی ہے دنگ ہو
حیرت میں دیکھ کام ہیں مانند تصویر کے

لاکھ کوسوں پر کریں اپنے مریدوں کی مدد
رہنے والے ہوں عرب کے یا وادیٔ کشمیر کے

محبوب الٰہی وہ تیرے مایۂ ناز ہیں
محبوب دو جہاں میں وہ رب قدیر کے



برائے کشف القلوب

○

یہ علم عزائم سے ہے اور نہایت عظیم النفع ہے جو شخص یہ چاہے کہ لوگوں کے دلوں کی بات معلوم ہو جائے، وہ تین ہفتہ تک مسلسل روزہ رکھے ترک حیوانات کے ساتھ اور ان اسماءِ سبع کو جو مفتاح العلم کہلاتے ہیں روزانہ ہزار بار پڑھے۔ اول و آخر درود شریف سو سو بار ضرور پڑھا کرے۔ وہ اسماء یہ ہیں!

مُهَيْمِنُ بَدِيْعُ هَكِيْهُوْنٌ اَوْكَلَهُوْنٌ كَمْدَ غُوْثٌ حَاجَنِيُّ فَلْيَشَاءَ هَيْكَوُبُ ہزار بار پڑھ کر پھر سو بار درود شریف پڑھے

پھر یہ دعا تین بار پڑھے!

اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ عَنْ قَلْبِيْ حِجَابَ الْغَفْلَةِ وَعَلِّمْنِيْ مَالَمْ اَكُنْ اَعْلَمُ وَبَيِّنْ لِيْ مِنْ كُلِّ مَا اَسْئَلُ عَنْهُ يَامَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ لَا مَعْبُوْدَ سِوَاهُ۔

پھر گیارہ بار درود شریف پڑھے اکیس روز کے بعد اثر ظاہر ہونا شروع ہوگا۔ پھر جو شخص اس عامل کے سامنے آئے گا جو کچھ اس کے دل میں ہوگا وہ اس پر منکشف ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ مجرب ہے۔

نصیحت

عزیزو دوستو یارو یہ دنیا دار فانی ہے
دل اپنا مت لگاؤ تم لحد میں جانبانی ہے
تم آئے بندگی کرنے پھنسے لذات دنیا میں
ہوئی اندھی عقل تیری تیری کیسی جوانی ہے
گناہوں میں نہ کر برباد عمر اپنی تو کر توبہ
کہاں ہیں باپ دادا سب کہ جن کی تو نشانی ہے
نہ کر بل اپنی دولت پر نہ طاقت پر نہ حشمت پر ....
کہ اس دنیا کی ہر اک چیز تم کو چھوڑ جانی ہے
تو کر نیکی نمازیں پڑھ خدا کو یاد کر ہر دم
کہ آخر میں تیری نیکی تیرے ہی کام آنی ہے
نہ ہو شیطان کے تابع نہ بے فرمان رب کا ہو
نبی کے در کا خادم بن مراد اچھی جو پانی ہے
شریعت کی غلامی کر گناہوں سے تو بچ یارا
بری حالت ہو ظالم و چور کی جو مرد زانی ہے

تو روزی کھا حلال اپنی سراپا نور تقوی بن
کہ تقوی میں ترقی ہے یہ نعمت جاودانی ہے
پکڑ لے پیر کامل کو کہ بیعت بھی ضروری ہے
بجز مرشد کے اچھی بات کس جا تجھکو پانی ہے
خدا یاد آئے جس کو دیکھ کر وہ پیر کامل ہے
سوا مرشد کے دنیا کی محبت رقص شیطانی ہے
شریعت کا غلام ہو جو عجب اخلاق ہو اس میں
دل اس کا شیش آئینہ ہو یہ اسکی نشانی ہے
اگر تو طالب مولا اور اصلاح کا جویا!
تو جلدی کر پکڑ مرشد نصیحت یہ ایمانی ہے

فقیر اک دست بستہ عرض کرتا ہے سنو بھائی
قسم رب کی نہ جھوٹ اس میں نہ لاف بدگمانی ہے

ایک عارف فرماتے ہیں

آنچہ زر میشود از پرتو آں قلب سیاہ — کیمیا ئیست کہ در صحبتِ درویشاں است

یعنی: وہ چیز جس کے پرتو سے سیاہ دل بھی سونا ہو جاتا ہے وہ ایک اکسیر ہے جو درویشوں کی صحبت سے حاصل ہوتی ہے۔ اگر تجھ میں حوصلہ ہے تو اپنا سر درویشوں کے قدموں میں رکھ دے۔ وہ اولیاء اللہ جنہوں نے اللہ کی خاطر دنیا و مافیہا سے منہ موڑ لیا ہے اور جن کی ہر حرکت اور ہر سکون اللہ تعالیٰ کی رضا کا پابند ہے اور اپنی زندگی اللہ کے لئے وقف کر چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے سوا کوئی کام نہیں کرتے۔ یہ لوگ ان صلحا میں سے ہوتے ہیں جن کے نقشِ قدم پر چلنے کی ہم روزانہ ہر نماز میں اور ہر رکعت میں دعا مانگتے ہیں کہ:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

پھر قرآن مجید میں آتا ہے:

النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ

ایسے لوگوں کا وجود جو اکسیر اعظم ہیں ان کی صحبت مسِ خام کو کندن بنا دیتی ہے ہمیں چاہیے کہ اپنے آپ کو ان سے وابستہ کر لیں یہی سعادت کے حصول کا ذریعہ ہے

علامہ اقبالؒ نے اولیاء اللہ کی شان میں کیا خوب کہا ہے:

جلا دیتا ہے شمعِ کشتہ کو موجِ نفس اُن کی
الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہلِ دل کے سینوں میں
تمنا دردِ دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

دوسری جگہ علامہ صاحبؒ فرماتے ہیں:

خلافِ راستی باشد خلافِ رائے درویشاں
بنہ گر ہمتی داری سر اندر پائے درویشاں
گرت آئینہ باید کہ نورِ حق در و بینی
نہ بینی در ہمہ عالم مگر سیمائے درویشاں

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

من عادی لی ولیاً فقد آذنتہ بالحرب۔

جو شخص میرے کسی ولی کی اہانت کرتا ہے میں اسکو اعلان کرتا ہوں کہ وہ میرے لڑنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اولیاء اللہ کی شناخت صرف اتنی ہے کہ وہ کتاب اور سُنت کا متبع ہو۔ بدعت کا توڑنے والا ہو۔ علم نافع صالح رکھتا ہو۔ معارف اور اسرار کا حامل ہو۔ اور جسے دیکھ کر مردہ دل بھی خدا کی یاد کے لئے تیار ہو جائے۔

مرا پیرِ طریقت نصیحت یاد است — کہ غیر ذکرِ خدا ہر چہ ہست برباد است

عجز کارِ انبیاءؑ و اولیاءؒ
عاجزی مقبول درگاہِ خدا

سن اے طالب مولا دے دل مولا دے ہو ویں
دم دم قدم اگیرے رکھیں ٹھم ٹھم کرکے کھلوویں

ریت وجود تیرے وچ سونا ایویں نظر نہ آوے
اللہ ہو دی پھیر بہاری تے ریت وچوں اُگھڑ جاوے

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سے ایسے کام نہ کرائے جس سے خداوند کریم اور اس کے لاڈلے محبوب کی ناراضگی ہو۔ آمین



شجرہ شریف

بسلسلہ خلافت خاندان قادریہ محبوبیہ غوثیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ؕ



الٰہی بحرمت حافظ اعبد الغنی قادریہ عالیہ غوثیہ باانوار طوسیہ

الٰہی بحرمت سید پیر محبوب الٰہی عرف نور اللہ شاہ قادریہ غوثیہ

الٰہی بحرمت سید محمود علی عرف قل ھو اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت فضل معصوم علی عرف صلے علی شاہ غلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت تبارک اللہ شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت بسم اللہ شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت گلاب علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت یتیم شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت اُولو الیقین شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت آمی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مظفر شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت اولا حسین شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت وہاب شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید حاجی قاسم سغری شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ قادر اولیاء اللہ شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حلیم شاہ بھنڈاری شہنشاہ صوفی سلطان رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سخیان شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت سید سیف اللہ شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ موسیٰ براگ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید حسن شاہ ہو شہنشاہ صوفی سلطان دوزخ کی آگ حرام رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید عبد الجبار شاہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت نور اللہ نور الحق علیمن اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت پیران پیر غوث الصمدانی عبد القادر محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید خواجہ ابو سعید مبارک مخدومی مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو الحسن علی ہکاری ابلی قریشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت ابو الفرح بن یوسف طرطوسی سالار خاندان معتبر رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ واحد عزیز یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابا بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ ابو القاسم جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو الحسن سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سلطان داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حبیب عجمی سردار عجم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

الٰہی بحرمت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سرور عالم کی ... شیر خدا کرم اللہ وجہہ ... تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت پیغمبر ما محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بحق جبرائیل بحق میکائیل بحق اسرافیل بحق عزرائیل بحق ملک
لی بحق وملک ... بحق ... بحق جبرئیل بحق ... بحق
بحق تخت رب العالمین کے دیکھنے والے ، والقرآن العظیم ...
... عظیم ... بحرم المؤمنین والطریق مستقیم واللہ قادر واللہ غفور
رحیم ۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ



[illegible]